Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4 (October-December 2025)

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
October 9, 2025

Growing Atheistic Trends among Pakistani Youth: A Research Study of Causes and Possible Remedies

پاکستان کی نوجوان نسل میں بڑھتے ہوئے الحادی رجحانات: اسباب اور ممکنہ سد باب کا تحقیقی جائزہ

Iqra Abdul Ghaffar
M.Phil. Islamic Studies, University Of Karacahi, Pakistan
Email: IQRARAO2001@gmail.com

Abstract

An increasing number of young people in Pakistan are showing atheistic tendencies, and this has become a matter of growing concern for society. This research explores the underlying causes of this trend and suggests possible remedies. Key factors contributing to the rise of atheism among youth include the strong influence of social media, the spread of misleading or false information, and the increasing popularity of secular and non-religious ideologies. Constant exposure to such ideas online often leads young people to question or even abandon their faith. Another significant cause is the lack of adequate religious education, both at home and in educational institutions. Changing family structures have also played a role, with many households no longer placing as much emphasis on religious values as in the past. Addressing this challenge requires collective efforts from parents, teachers, and religious scholars. They need to engage with youth, respond to their questions, and present religious teachings in a rational and meaningful way. It is also crucial to equip young people with critical thinking skills to help them distinguish between authentic and misleading information, especially in the digital space. These steps may help reduce the growing appeal of atheism among the younger generation.

Keywords: Atheism, Pakistan, Youth, Social Media, Religious Education, Materialism

OPEN ACCESS
CC BY

Published:
October 9, 2025

1. تعارف

اسلامی جمہوریہ پاکستان نے دینِ اسلام کی بنیاد پر جنم لیا۔اس ریاست کو قائم کرنے کا مقصد ایک ایسا ملک قائم کرنا تھا جہاں مسلمان آزادانہ طور پر اسلام پر عمل کر سکیں،اور اسلامی اصولوں کے مطابق زندگی گزار سکیں۔اگرچہ ہماری عوام مجموعی طور پر دین کے معاملے میں کافی جزباتی ہے۔لیکن موجودہ صدی میں خصوصاً پڑھی لکھی نوجوان نسل میں دین کی طرف سے بیزار ہوتی جارہی ہے اور ان میں ایک فکری تبدیلی پیدا ہوتی نظر آرہی ہے۔اس تبدیلی کا ایک واضح رجحان الحاد کی طرف مائل ہونا ہے جو کہ نا صرف انفرادی طور پر اس فرد کے لئے تباہ کن ہے بلکہ ہمارے اسلامی معاشرے کے لئے ایک لمحہ فکریہ ہے۔اس مقالے میں ہم ان عوامل اور اسباب کا جائزہ لیں گے جو پاکستان کی تعلیم یافتہ نوجوان نسل میں اس فکری بگاڑ کی وجہ بن رہے ہیں۔اس کے ساتھ ہی اس مسئلہ کے سدباب کے لیے چند مثبت تجاویز بھی پیش کی جائیں گی۔

2. ضرورت واہمیت

پاکستان کی نوجوان نسل میں بڑھتے ہوئے ملحدانہ رجحانات کے موضوع پر کام کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے کیونکہ یہ رجحان نہ صرف فرد کی فکری و روحانی کیفیت کو متاثر کرتا ہے بلکہ معاشرتی ہم آہنگی، مذہبی برداشت پر بھی سوالات اٹھاتا ہے۔ایسے میں نوجوانوں کے ذہنی اضطراب، سوالات اور فکری الجھنوں کو سمجھنا اور ان کا مثبت، مدلل اور سائنسی انداز میں جواب دینا نہایت ضروری ہے تاکہ وہ لادین ہونے اور ملحدانہ فکر اختیار کرنے کے بجائے متوازن اور فکری طور پر مضبوط راستہ اپنا سکیں۔اس سے نہ صرف نوجوانوں کی رہنمائی ممکن ہے بلکہ ایک باشعور اور فکری طور پر بالغ معاشرے کی تشکیل میں بھی مدد ملتی ہے۔

3. سابقہ کام کا جائزہ

الحاد کے موضوع پر اردو زبان میں بھی کافی کام ہو چکا ہے مگر خصاصی طور پر پاکستان کی تعلیم یافتہ نوجوان نسل میں اس کے بڑھتے ہوئے رجحان پر زیادہ کام میری نظر سے نہیں گزرا تاہم چند مقالات کا ہم جائزہ پیش کریں گے جن میں اس موضوع پر کام کیا گیا ہے۔

OPEN ACCESS
CC BY

الف۔ ریحانہ اصغر کا مقالہ ''**پاکستان کی نوجوان نسل میں دین سے انحراف کے اسباب ورجحانات**'' اس مقالے میں انہوں نے نوجوان نسل میں دین سے انحراف اوراسکے اسباب پر تحقیق کی ہے۔

ب۔ زین العابدین اور ڈاکٹر محمد منیر اصغر کا مقالہ : **پاکستانی معاشرہ میں الحاد کے اسباب واثرات (فلسفہ قرآن کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ)**،اس مقالے میں انہوں نے نظریہ الحاد کا پس منظر،اسکی تاریخ اور مجموعی طور پر پاکستان میں اس کے پھیلتے ہوئے اثرات پر تحقیق کی ہے۔

ج۔شاہکار عزیز اور محمد یحیی کا تحقیقی مقالہ:

The Impact of Secular World View on the youth population of Pakistan

اس مقالے میں ان کا موضوع مغرب کے سیکیولر معاشرے کی چکاچوند سے متاثر ہوتی پاکستانی نوجوان نسل اور سے معاشرے پر پڑنے والے منفی اثرات کا جائزہ لیا گیا ہے۔

د۔ اسی طرح محمد شہباز منج، محمد شہباز کا مقالہ: ''**نسل نو میں بڑھتے ہوئے الحاد کے اسباب واثرات : نقد وتجزیہ** ''اس مقالے میں نسل کے الحاد کی طرف راغب ہونے کی وجوہات اوراسکے اثرات پر تحقیق کی گئی ہے۔

الف۔ ڈاکٹر عدنان فیصل،ڈاکٹر رشیدہ،ڈاکٹر شکری احمد کا تحقیقی مقالہ:

Understanding the Argument of Atheists in Pakistan
(An Analytical Survey of University Students)

اس تحقیق میں انہوں نے پاکستان کی مختلف یونیورسٹیز کے سروے کئے جن میں 19 ملحد طلبہ کے نظریات اوراُنکے دلائل کا جائزہ لیا گیا ہے۔

ب۔محمد صغیر کا تحقیقی مقالہ **''نوجوان نسل میں الحاد کے اسباب اوراس کا سد باب ایک تحقیقی جائزہ''**

ج۔ محمد اسحاق خان کا تحقیقی مقالہ : ''**آزاد کشمیر میں الحاد اور ملحدین کے سوالات کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ**''یہ مقالہ آزاد کشمیر میں موجود ملحدین کی طرف سے کیے گئے 22 سوالات کے تحقیقی و تنقیدی جائزہ کے لیے لکھا گیا تھا اس مقالہ میں ان کے سوال کے عقلی و نقلی مسکت جوابات دئے گئے ہیں۔

د۔ثناءرسول کا مقالہ :

Atheism In Muslim Societies:
Problems & Solutions w.r.f To The Pakistani Ex-Muslim Atheists' Literature

اس مقالے میں انہوں نے پاکستانی نژاد مرتد حارث سلطان کی کتاب :

OPEN ACCESS
CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: October 9, 2025

"THE CURSE OF: WHY I LEFT ISLAM" کا تحقیقی اور تنقیدی جائزہ پیش کیا ہے۔

الف۔ محمد عزیز طارق کا تحقیقی مقالہ **"فکر اسلامی اور الحاد سے متعلقہ ویب سائٹس کا کردار: پاکستانی معاشرے کے حوالے سے تجزیاتی مطالعہ"**

اس مقالے میں الحاد کے پھیلاؤ کا ایک اہم سبب یعنی وہ ویب سائٹس جو کہ نظریہ الحاد کے پھیلاؤ میں سرگرم ہیں، انکے کردار کو زیر بحث لایا گیا ہے۔

4. تعارف الحاد

الحاد کا لغوی و اصطلاحی مفہوم:

عربی لغت "لسان العرب" میں لسان العرب میں لفظ الحاد کے معنی اس طرح سے بیان کئے گئے ہیں :

"المَيْلُ والعدول عَنِ الشَّيْءِ" کسی چیز سے کنارہ کشی اختیار کرنا۔[1]

جولین بیجینی نے اپنی کتاب "Atheism: A Very Short Introduction" میں الحاد کو اس طرح بیان کیا:

It is the belief that there is no God or gods""[2]

لفظ "الحاد" عربی زبان کے لفظ "لَحَدَ" سے نکلا ہے، جس کا مطلب ہوتا ہے" : کج روی، راستے سے ہٹ جانا، یا انکار کرنا"۔امام زجاج الحاد کے معنی کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:"اِلالحاُدُفِيهِ الشَّكُ فِي اللهِ" الحاد اللہ کے بارے شک کرنا ہے۔

قران کریم میں الحاد کا ذکر

قران کریم میں مختلف مقامات پر الحاد اور ملحدین کا ذکر کیا گیا ہے۔ جس طرح ایک مقام پر ملحدین کے بارے میں فرمایا گیا ہے:

وَقَالُوا مَا مِنْ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْنُ وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ وَمَا لَهُمْ بِذَلِكَ مِنْ عِلْمٍ إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ۔[3]

[1]۔ابن منظور، لسان العرب،دار العلم برائے عموم،2003 ،بیروت،ج،1ص234،

[2] - Bejini, Julian. Atheism , A Very Short Introduction. Oxford University Press, 2007.

[3]۔القرآن، سورۃ جاثیہ،24،

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4 (October-December 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: October 9, 2025

اور وہ کہتے ہیں: ہماری دنیوی زندگی کے سوا (اور) کچھ نہیں ہے ہم (بس) یہیں مرتے اور جیتے ہیں اور ہمیں زمانے کے (حالات وواقعات کے) سوا کوئی ہلاک نہیں کرتا (گویا خدا اور آخرت کا مکمل انکار کرتے ہیں)، اور انہیں اس (حقیقت) کا کچھ بھی علم نہیں ہے، وہ صرف خیال وگمان سے کام لے رہے ہیں۔

اسے طرح قرآن میں نمرود اور فرعونوں کے الحاد کا بھی ذکر آیا ہے۔ جو خود کو خدا مانتے تھے چنانچہ قرآن میں اس کا ذکر اس طرح کیا گیا ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا أَفَمَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ خَيْرٌ أَمْ مَنْ يَأْتِي آمِنًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ۔[4]

''بے شک وہ لوگ جو ہماری آیتوں میں کبھی پیدا کرتے ہیں، ہم پر پوشیدہ نہیں۔ تو کیا جو شخص آگ میں ڈال دیا جائے وہ بہتر ہے یا جو قیامت کے دن امن کے ساتھ آئے؟ جو چاہو کرو، بے شک وہ تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے'' اس آیت کی تفسیر میں مولانا شبیر احمد عثمانی لکھتے ہیں:

الحاد کی اقسام

علامہ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں:

(وکل من عدل عن الحق فهو ملحد ، وكل من كذب 4 على الله تعالى او على رسوله فهو ملحد ، وكل من فسر القرآن برايه فهو ملحد، وكل من لم ير بتاويل الاحاديث المتعارضة فهو ملحد ، وكل من لا يرى بالنسخ في الكتاب او السنة فهو ملحد[5])

''اور ہر وہ شخص جو حق سے منحرف ہو گیا، وہ ملحد ہے۔ اور جس نے اللہ تعالی پر یا اس کے رسول پر جھوٹ بولا وہ ملحد ہے، اور جس نے قرآن مجید کی تفسیر اپنی رائے سے کی وہ ملحد ہے۔ ہر وہ شخص جو متعارضہ احادیث کی تطبیق کا قائل نہیں، وہ ملحد ہے اور کتاب وسنت میں نسخ کا قائل نہیں، وہ ملحد ہے''

اللہ تعالیٰ کے وجود کو تسلیم کرنے اور نہ کرنے کے اعتبار سے مجموعی طور پر تین قسم کے نظریات پائے جاتے ہیں، مؤحد، ملحد اور ایسے افراد جو نہ ملحد ہیں اور ناہی منکر، بلکہ یہ کہتے ہیں ہمیں اللہ کے وجود سے انکار ہے اور ناہی عدم وجود کو تسلیم کرتے ہیں کیونکہ ہمیں ان دونوں وجود اور عدم وجود کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے لہذا بغیر علم کے ہم کسی بھی نظریہ کو تسلیم نہیں کرتے۔ دور حاضر میں الحاد کی تین بڑی قسمیں ہیں جنھیں مروجہ اصطلاحات میں Agnosticis ،Deism، Gnosticism کہا جاتا ہے۔

الحاد مطلق (Gnosticism)

[5] ۔الاتقان فی علوم القرآن، جلال الدین سیوطی، مکتبۃ العلوم، 2010، بیروت، ص324،

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4 (October-December 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: October 9, 2025

اس عقیدے کے ماننے والے اللہ تعالیٰ کے وجود سے انکار کرتے ہیں۔اسی طرح ہر ماورائی معاملات پر بھی یقین نہیں رکھتے۔جس طرح جنت، دوزخ، آخرت، فرشتے، جنات وغیرہ۔الحاد بنیادی طور پر وقت کے ساتھ ساتھ تبدیل ہونے والا ایک رجحاناتی سلسلہ ہے جس میں بنیادی کردار اس فلسفیانہ اظہار رائے اور علمی فکر کا ہوتا ہے جو خدا کے وجود کی تفہیم سے وابستہ ہے۔۔عام طور پر جب ملحدین یعنی اتھیسٹ کا ذکر ہوتا ہے۔ ملحدین سے مراد یہی طبقہ ہوتا ہے۔

الحاد کی چند مزید اقسام مندرجہ ذیل ہیں:

1۔فلسفیانہ (Philosophically)قسم جس کا مطلب یہ ہے کہ خدا کے وجود کا مکمل انکار خدا کے تصور کے عقیدے کو ختم کرنا، یہ قسم الحاد کی بنیاد ہے۔

2۔مابعدالطبیعاتی (Metaphysical)اس میں علمی طور پر بحث کی جاتی ہے۔

3۔شکوک وشبہات (Skepticism)جس کا معنی یہ ہیں کہ خدا کے وجود کو ثابت نہیں کیا جاسکتا۔

4۔علمی الحاد (Epistemological)اس میں خدا کے وجود کے نہ ہونے کی علمی بحث ہے۔

الحاد کی تاریخ

الحاد مختلف زمانوں اور قوموں میں مختلف انداز میں موجود رہا ہے، اور اس کی اصل وجہ انسانی فطرتوں میں پایا جانے والا اختلاف ہے۔قدیم زمانے سے ہی لوگ کسی نہ کسی درجے پر الحاد کے نظریے کو مانتے چلے آرہے ہیں اگرچہ ہر دور میں اس کا اظہار مختلف انداز سے ہوا ہے۔بڑے مذاہب جیسے بدھ مت میں خدا کا کوئی تصور نہیں ہے۔تاریخی طور پر الحاد کا آغاز ہمیں یونانی تہذیب میں ملتا ہے۔اٹھارویں صدی میں چرچ کی حکومت کے خلاف بغاوت میں مذہب مخالف نظرےات کو فروغ حاصل ہوا۔انوسویں صدی میں ڈارون کے نظریہ ارتقاء کو بہت پزیرائی حاصل ہوئی اور یہاں سے الحاد کو تقویت ملی۔ [6] اٹھارویں صدی میں یورپ کے اہل علم میں انکار خدا کی لہر چل نکلی جو انیسویں صدی کے اواخر اور بیسویں صدی کے اوائل میں عروج پر پہنچ

[6] ۔ محمد احمد ، تعارف تہذیب مغرب اور فلسفہ جدید، ، العارفی پبلشرز، فصل آباد،2014، ص 293

OPEN ACCESS

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4 (October-December 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: October 9, 2025

گئی۔[7] اسی زمانے میں چرچ کی حکومت کے خاتمے کے بعد اسی الحاد کے بنےادپر سیکیولر نظریہ وجود میں آیااور اس کی بنیاد پر یورپ میں سیکولر ریاست قائم ہوئی۔

الحاد کو اصل فروغ موجودہ زمانے میں ہی حاصل ہوا ہے جب دنیا کی طاقتور اور غالب اقوام مثلا یورپ اور امریکہ نے اسے اپنے نظام حیات کے طور پر منتخب کر لیا ہے۔تو دیگر ترقی پذیر اقوام ان کے نظام سے متاثر ہیں اس وجہ سے اس ملحدانہ نظریے کو فروغ ملتا جارہا ہے۔

5. پاکستان کی نوجوان نسل میں الحاد کے بڑھتے ہوئے رجحانات کے اسباب:

یہاں ہم ذکر کریں گے کہ وہ کیا اسباب ہیں جن کی وجہ سے ایک پاکستانی نوجوان، جو ایک مذہبی ماحول میں پرورش پاتا ہے، کس طرح الحاد کی طرف مائل ہو رہا ہے۔ گزشتہ چند سالوں میں سوشل میڈیا پر ایسے نوجوانوں کی موجودگی بڑھی ہے جو "یقیں سے شک اور پھر مکمل انکار کے طرف جاتے نظر آتے ہیں ۔ان میں سے کچھ اپنے آپ کو agnosticاور جبکہ کچھ خود کو ex muslim کہ کر متعارف کرواتے ہیں۔آگے ان اسباب کا تفصیل سے ذکر کیا جاتا ہے۔

سوشل میڈیا کا کردار

ماضی میں الحاد صرف کتابوں یا درسگاہوں تک محدود تھا، مگر آج سوشل میڈیا، یوٹیوب، فیس بک،اور ریڈٹ جیسے پلیٹ فارمز پر ملحدانہ نظریات بھرپور انداز میں پیش کیے جارہے ہیں۔ نوجوان نسل جن کا مذہبی مطالعہ کمزور ہے، وہ بآسانی ان دلائل سے متاثر ہو جاتے ہیں،اور آہستہ آہستہ ایک فکری کشمکش میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔اگرچہ پاکستان میں الحاد کا کھل کر اظہار اب بھی ایک حساس معاملہ ہے، مگر سوشل میڈیا نے اس کے لیے بھی راہ ہموار کر دی ہے۔ کئی نوجوان گمنام شناخت کے ساتھ سوشل میڈیا پر اپنے شکوک و شبہات کا اظہار کرتے ہیں،اور بعض اوقات ایسے گروپس یا چینلز کا حصہ بن جاتے ہیں جہاں مذہب کے خلاف باقاعدہ مہم چلائی جاتی ہے۔

مغربی تہذیب سے مرعوبیت

[7] ۔ محمد دین جوہر، الحاد، دار العارف ریسرچ انسٹیٹوٹ، لاہور، 2017ص 38

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4 (October-December 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: October 9, 2025

آج کل سوشل میڈیا کے دور میں جہاں دنیا ایک گلوبل ویلیج بن چکی ہے وہاں سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر دنیا بھر سے لوگ اپنا لائف اسٹائل دکھاتے ہیں جس سے نوجوان طبقہ مغربی ممالک کی مادہ پرستانہ تہذیب کی کامیابی اور مادی ترقی سے اس قدر مرعوب ہو جاتا ہے کہ مغرب سے آنے والے تمام افکار کو نقل کرنے کو کامیابی کی کلید سمجھ لیتے ہیں۔ نوجوانوں کی توجہ ان کے روحانی اور مذہبی عقائد کو متاثر کرتی ہے۔ حافظ محمد شارق نے اپنی کتاب الحاد اور جدید ذہن کے سوالات میں اس بات کا ذکر کیا ہے کہ "مادیت پرستی نے نوجوانوں کے ذہنوں میں خدا کے وجود کے بارے میں شک پیدا کیا ہے۔[8]

خواہشات نفسی کی غلامی

دہریت یا الحاد اصل میں خواہشات نفسی میں مبتلا ہو جانے کا نام ہے۔ انسان کی جبلت ہے کہ وہ بغیر کسی لگام یا پابندی کے اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کرنا اور تمام ضابطوں، قائدوں اور قوانین سے فرار چاہتا ہے۔ تو وہ الحاد کا نظریہ اپنا لیتا ہے۔ یوں تو الحاد کی کئی اسباب ہیں مگر خواہشات نفسی کی پیروی اس کا بنیادی سبب ہے۔ قرآن کریم اسے اس طرح بیان کرتا ہے:

اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَ اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّ خَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَ قَلْبِهٖ وَ جَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةًؕ-فَمَنْ یَّهْدِیْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِؕ-اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ[9]

"بھلا دیکھو تو وہ جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنا لیا اور اللہ نے اسے علم کے باوجود گمراہ کر دیا اور اس کے کان اور دل پر مہر لگادی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا تو اللہ کے بعد اسے کون راہ دکھائے گا؟ تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے[10]"

تعلیمی نظام اور فکری خلا

ہمارے ملک میں تعلیمی اور مذہبی نظام زیادہ تر "رٹے" اور "نقل" پر مبنی ہے۔ مذہب کو فلسفے، منطق، یا جدید سائنسی بنیادوں پر نہ پڑھایا جاتا ہے اور نہ سمجھایا جاتا ہے۔ طلبہ کو صرف عقائد یاد کروائے جاتے ہیں، دلائل اور استدلال کی تربیت نہیں دی جاتی۔ طلبہ کو اسلام کی بنیادی فلسفہ یا عقلی بنیادیں نہیں پڑھائی جاتیں نہ ہی عربی زبان سے طلبہ کو واقف کروانے کا کوئی نظام ہے کہ جس سے وہ قران و حدیث کو سمجھ سکیں۔ اسی طرح مدارس کا حال ہے

[8]۔ محمد شارق، الحاد اور جدید ذہن کے سوالات، ص 87۔ کتاب محل، لاہور 2017،

[9]۔ القران، الجاثیہ 23،

[10]۔ محمد صالح، کنز العرفان

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4 (October-December 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: October 9, 2025

وہاں بھی طلبہ صرف کتابیں حفظ کروانے کا رجحان ہے۔ چنانچہ ملک کے ہزاروں مدارس سے ایسے ہی روایت پسند علماء فارغ التحصیل ہوتے ہی۔ یہ حال امریکن اور برطانوی اسکول سسٹم کا ہے جن کے بارے میں اس نظام کے بانی لارڈ میکالے نے خود کہا تھا کہ :

"اس نظام تعلیم سے ہم ایسے افراد تیار کریں گے جو ہمارا تیار کردہ تعلیمی نظام نافذ کریں گے۔[11]

الحاد بطور فکری فیشن

مغرب کی شان و شوکت سے مرعوب نوجوانوں کا ایک بڑا طبقہ ان کے تہذیب تیزی کے ساتھ اپنا رہا ہے وہیں اس کے ساتھ ساتھ انکی فکر کو اپنانا بھی ایک فیشن بنتا جا رہا ہے۔ان میں زیادہ تر نوجوان امریکن یا برطانوے اسکول سسٹم سے تعلیم یافتہ ہوتے ہیں جنھیں ذہنوں کو شروع ہی مغربی لٹریچر اور فکر و نظریات سے روشناس کرایا جاتا ہے۔ یہ وہی تعلیمی نظام ہے جس کے بارے میں اس نظام کے بانی لارڈ میکالے اس نظریۂ تعلیم کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"فی الوقت ہماری بہترین کوششیں ایک ایسا طبقہ معرضِ وجود میں لانے کے لیے وقف ہونی چاہئیں جو ہم میں اور ان کروڑوں انسانوں کے مابین جن پر ہم حکومت کر رہے ہیں ترجمانی کا فریضہ سرانجام دے۔ یہ طبقہ ایسے افراد پر مشتمل ہو جو رنگ و نسل کے لحاظ سے تو ہندوستانی ہو؛ لیکن ذوق، ذہن، اخلاق اور فہم و فراست کے اعتبار سے انگریز ہو[12] "

آج یہ نظام تعلیم ایسی ہی نسل کو پروان چڑھا رہے ہیں جن کے افکار و نظریات مغرب سے متاثر ہیں۔

علماء کا نوجوانوں کے سوالات کو تحقیر اور توہین مذہب سے تعبیر دینا

مختلف امور کے حوالے سے انسانی ذہن میں آنا ایک معمولی بات ہے۔اسی طرح عقائد اور دین کے معاملات میں بھی ذہن میں سولات پیدا ہو سکتے ہیں ۔تو پڑھے لکھے نوجوان اپنے ان سوالات کی کھوج میں علماء سے رابطہ کرتے ہیں تو وہ ان سوالات کا علمی جواب دینے سے قاصر ہوتے ہیں پس وہ

[11]۔لارڈ میکاڈلے کا نظام تعلیم اور اسکے اثرات و نتائج،ماہنامہ دارالعلوم، شمارہ ج، 5ص 100رجب 1437 ہجری مطابق مئی 2016 ء
[12]۔(٦) سید شبیر،میکالے اور برصغیر کا نظام تعلیم،آئینہ ادب،لاہور،١٩٨٦،ص 45

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4 (October-December 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: October 9, 2025

نوجوانوں کے سوالات کو گستاخی یا غیر سنجیدہ قرار دیتے ہوئے انہیں نظرانداز کر دیا جاتا ہے یا انہیں عبادات اور وظائف پڑھنے کی نصیحت کی جاتی ہے۔ جس سے وہ سوالات دب تو جاتے ہیں، مگر دل میں خلش باقی رہتی یہ روایت پسند علماء جو نئی نسل کے ذہنوں میں اٹھنے والے سوالات کا جواب نہیں دے پاتے اور پر تشدد رویہ اختیار کرتے ہیں۔ ایسے میں جب یہ نوجوان مغربی یا ملحدانہ فلسفوں سے متعارف ہوتے ہیں تو مذہبی علم کے فقدان کی وجہ سے ان کا جواب دینے سے قاصر ہوتے ہیں اور الحاد کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ دوسرا آئے دن ٹی وی اور سوشل میڈیا پر مختلف مذہبی فرقے ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے لئے سر گرم رہتے ہیں اس کی وجہ سے نوجوان دین سے بیزار ہونا شروع ہو گئے ہیں اور لادینیت کو ترجیح دینے لگے ہیں۔

نفسیاتی اور معاشرتی عوامل

بعض نوجوان ذاتی مسائل، خاندانی دباؤ، یا مذہبی طبقات سے بدظنی کے باعث بھی مذہب سے بیزار ہو جاتے ہیں۔ بعض کو مذہب کے نام پر ہونے والی انتہاپسندی یا معاشرتی ناانصافی الحاد کی طرف مائل کرتی ہے، کیونکہ وہ مذہب کو انہی خرابیوں کا سبب سمجھنے لگتے ہیں۔ ان کی ذاتی زندگی میں تکالیف، محرومیاں ہوتی ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اگر خدا ہوتا تو یہ سب کیوں ہوتا؟ کچھ نوجوان سمجھتے ہیں کہ مذہب چھوڑنے سے وہ خود مختار ہو جائیں گے، اور ہر بات پر سوال اٹھانا ہی اصل دانشمندی ہے۔

تعلیم وتربیت کا فقدان

نوجوانوں میں الحاد کی طرف مائل ہونے کی ایک بڑی وجہ گھریلو تربیت کی کمی بھی ہے۔ موجودہ زمانے میں والدین اولاد کی دینی تعلیم کے بجائے دنیاوی تعلیم کو اہمیت دیتے ہیں۔ جو کہ انتہائی افسوسناک ہے۔ بچے کی اصل تربیت اور اسکا ذہن گھر سے بنتا ہے۔ جیسا کہ امیر المؤمنین حضرت علیؑ فرماتے ہیں :

وإنَّما الحَدَثِ كالأَرضِ الخَالِيَةِ ما أُلقِيَ فِيها مِن شَيءٍ إلّاقَبِلَتْه۔[13]

"نوعمر کا دل خالی زمین کی طرح ہے جس میں جو بھی ڈال دیا جائے اسے زمین قبول کرتی ہے "

اس لئے اس میں اسلامی تعلیمات اور توحید کا بیج بویا جائے تاکہ ایک صالح، اور عدل وانصاف پر مبنی الٰہی معاشرہ وجود میں آئے۔ اتربیت کی اسی اہمیت اور فریضہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی فرمان میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے:

[13] ۔ میرزا حسین نوری، مستدرک الوسائل، مؤسسۃ آل البیت، 1987ء، بیروت، ج، 2ص 625

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4 (October-December 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: October 9, 2025

، روى عن النبى ﷺ: أَنَّهُ نَظَرَ إِلَى بَعْضِ الْأَطْفَالِ، فَقَالَ وَيْلٌ لِأَوْلَادِ آخِرِ الزَّمَانِ مِنْ آبَائِهِمْ،فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ آبَائِهِمُ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ لَا مِنْ آبَائِهِمُ الْمُؤْمِنِينَ لَا يُعَلِّمُونَهُمْ شَيْئاً مِنَ الْفَرَائِضِ وَ إِذَا تَعَلَّمُوا أَوْلَادُهُمْ مَنَعُوهُمْ وَ رَضُوا عَنْهُمْ بِعَرَضٍ يَسِيرٍ مِنَ الدُّنْيَا فَأَنَا مِنْهُمْ بَرِيءٌ وَ هُمْ مِنِّي بِرَاءٌ.[14]

رسول اللهﷺ سے روایت ہے: کہ آپ نے بعض بچوں کو دیکھا تو فرمایا: آخر زمانے کے باپوں پر افسوس ہو۔ عرض کیا: یا رسول اللہؐ! ان کے مشرک باپ پر افسوس ہے ؟فرمایا: نہیں۔ان کے مؤمن باپ پر کہ وہ اپنی اولاد کو واجبات کی تعلیم نہیں دیں گے اور اگر وہ تعلیم حاصل کرنا چاہیں تو منع کریں گے اس کے مقابلے میں دنیا کے معمولی مفاد کو پسند کریں گے۔ میں ان سے بیزار ہوں اور وہ مجھ سے بیزار ہیں۔

اہل دین کے عمل اور قول میں تضاد

نوجوانوں کی مذہب سے مایوس ہونے کی ایک اہم وجہ بعض نام نہاد اہل مدارس اور علمائے کا غیر اخلاقی کاموں میں ملوث ہونا اور سوشل پر مشہوری کے لیے انتہائی غیر سنجیدہ رویہ اختیار کرنا ہے اس کے ساتھ ساتھ مذہب کے نام پر منافقت، فرقہ واریت، عدم برداشت، دہرے معیار اور بدعنوانی نے نوجوانوں کو دین سے بدظن کر دیا ہے۔ جب نوجوان طبقہ مذہب کے ان علمبرداروں کا یہ رویہ دیکھتا ہے تو ان کے ذہن میں مذہب ایک ظاہری نمائش کی چیز کے طور پر پیش ہوتا ہے۔ جس کا کوئی اخلاقی اور روحانی فائدہ نہیں۔ جب انہیں مذہب میں تنگ نظری، فرقہ واریت اور شدت پسندی نظر آتی ہے تو وہ مذہب سے دور ہو جاتے ہیں۔ سید جلال الدین عمری نے اس موضوع پر لکھا ہے کہ :

"مذہب کی غلط تشریح اور شدت پسندی کی وجہ سے نوجوانوں میں ایک ردِ عمل پیدا ہوتا ہے، جو انہیں الحادی نظریات کی طرف مائل کرتا ہے۔[15]"

1۔دینی اداروں اور علماء کا کردار:

الحاد کے رجحانات کا سامنا کرنے کے لیے دینی اداروں اور علماء کا کردار نہایت اہم ہے۔ مگر بدقسمتی سے، عمومی طور پر دینی طبقات نے اس فکری چیلنج کو سنجیدگی سے نہیں لیا۔ مدارس میں دینی تعلیم تو دی جاتی ہے، لیکن زیادہ تر نصاب روایتی فقہ اور نصوص کی شرح تک محدود ہوتا ہے۔ الحاد، سائنسی نظریات، فلسفہ، نفسیات، اور جدید شکوک کا علمی جواب دینے کے لیے جس نوعیت کی تربیت درکار ہے، وہ اکثر نصاب سے غائب ہے۔ خطیب حضرات بھی عام طور پر صرف جزباتی وعظ کرتے ہیں، جبکہ نوجوان عقلی اور فکری انداز چاہتے ہیں۔

[14]۔الوسائل، ص478

[15]۔جلال الدین عمری، انکارِ خدا کے نتائج ، ص، 5حقیقات اسلامی، علی گڑھ ۔1984ء

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4 (October-December 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: October 9, 2025

2۔سوشل میڈیا پر دینی مواد موجودگی

سوشل میڈیا پر دین کی مؤثر نمائندگی بہت ضروری ہے۔افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ الحادی نظریات زیادہ منظم طور پر کام کر رہے ہیں بہ نسبت معیاری اسلامی مواد کے۔دینی مواد اکثر غلط معلومات پر مبنی ہوتا ہے۔دوسرا یہ کہ غامدی و عمار صاحبان کے علاوہ دیگر ملحدین زمانہ میں زید حامد،فرحت ہاشمی اور ان جیسے دسیوں پروفیسرز،بیسیوں ڈاکٹرز اور ایسے کئی دانشوران جو کہ نے مختلف ٹی وی چینلز پر نٹنڈ و الیکٹرانک میڈیا اور مختلف لیکچرز و انٹرویوز میں آئے دینی احکام کی من پسند تشریحات کر کے نوجوان طبقے کو الجھاتے ہیں۔ اثر انداز ہوتا ہے ، اور وہ ان نظریات کو قبول کرنے لگتے ہیں۔ Gilgamesh Nabeel نے اپنے تحقیقی مضمون میں اس بات پر روشنی ڈالی ہے کہ سوشل میڈیا پر الحادی نظریات کی ترویج اور ان کی شدت نے نوجوانوں کو مذہب سے دور کر دیا ہے۔[16]

اسے طرح اسکولوں کالجوں میں رائج انگریزی کلچر بھی الحاد پھیلانے میں سرگرم ہے۔اسی کو دیکھ کر علامہ اقبال نے کہا تھا۔

ہم تو سمجھے تھے کہ لائے گی فراغت تعلیم
کیا خبر تھی کہ چلا آئے گا الحاد بھی ساتھ (بانگ درا)

6. سدباب کے لئے چند تجاویز

الحاد جیسے پیچیدہ اور سنجیدہ مسئلے کا حل محض تقاریر یا فتووں میں نہیں، بلکہ ایک جامع فکری، تربیتی، تعلیمی، اور سماجی حکمت عملی میں مضمر ہے۔درج ذیل تجاویز اس مسئلے کے تدارک میں مددگار ثابت ہو سکتی ہیں:

1. تعلیمی اصلاحات

اسکول کالج یونیورسٹی کی سطح پر تحقیقی اور تنقیدی طور پر اسلامی نصاب کو کورس کا حصہ بنایا جائے،جدید نصاب میں اسلامی عقاید کو سائنسی اور عقلی بنیادوں پر شامل کیا جائے نیز یہ کہ عربی زبان سیکھنے کو سلیبس کا حصہ بنایا جائے تاکہ وہ قرآن وحدیث کی تعلیمات کو بغیر سمجھے رٹنے کے بجائے اس کے

[16] - Atheists in Muslim World Growing Silent Minority," The Washington Times, 2017.

OPEN ACCESS

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4 (October-December 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: October 9, 2025

معنی و مفہوم سے شناسائی حاصل کریں اور اسے بہتر طور پر سمجھ سکیں۔اسی طرح مدارس کے سیکڑوں سالوں سے رائج نصاب اور انکے نظام تعلیم کو بدلنے کی اشد ضرورت ہے۔ ”رٹے“ کے نظام کو یکسر ختم کیا جائے۔

2. ضرورتِ اجتہاد

اسلام میں اجتہاد کی روایت ہمیشہ سے موجود رہی ہے، مگر اب اس کی ضرورت کہیں زیادہ ہے۔علماء کو چاہیے کہ جدید سائنسی اور فلسفیانہ مکاتبِ فکر سے واقف ہوں۔روایت پسندی کو چھوڑ کے جدید اجتہاد کریں اور موجودہ زمانے کے مسائل و معاملات کو پیش نظر رکھ کراجتہاد کریں۔

3. سوشل میڈیا کامؤثراستعمال

آج ٹیکنالوجی کے جدید دور میں جہاں سوشل میڈیا کوالحاد پھیلانے کے لئے ایک بنیادی ہتھیار کے طور پراستعمال کیا جارہاہے وہیں اسے اس کو بڑھنے سے روکنے کے لئے بھی انتہائی موثرانداز میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔جس کہ لئے معروف اسلامی اسکالرز اور علماء کوایک پلیٹ فارم پر جمع ہونے کی ضرورت ہے۔مختلف پروگرامز،مباحثوں،اور سوال وجواب کے سیشن منعقد کرنے چاہیئں تاکہ ان الحادی نظریئے کو پھیلانے والے شرانگیز عناصر کی قوت کو ختم کیا جاسکے۔

4. گھریلو اورروحانی تعلیم وتربیت

والدین کی دین سے دوری بھی پر عمل اس مسئلے کا ایک اہم سبب ہے۔بعض نوجوانوں کی الحادی فکر ان کے گھر یا ارد گرد کے ماحول سے متاثر ہو کر پیدا ہوتی ہے۔ اگر کسی نوجوان کا خاندان مذہبی عقائد سے دور ہو، تو وہ بھی اسی ڈگر پر چلتا ہے۔روحانی تعلیم و تربیت کی کمی بھی الحادی نظریات کی طرف جھکاؤ کا ذریعہ بنتی ہے۔نوجوان کو قرآن و نماز سے تعلق مضبوط بنانے کی ضرورت ہے۔ بچے کے تربیت کے پہلے ذمہ

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4 (October-December 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: October 9, 2025

داری والدین کی ہے۔ بچہ والدین سے ہی اچھے یا برے اخلاق کے تربیت پاتا ہے۔ قرآن کریم نے پیغمبر اکرم ﷺ کی ذات کو تربیت کا اعلیٰ نمونہ قرار دیا ہے۔ قرآن میں ارشاد ربانی ہے: "تمہارے لئے رسول کی زندگی بہترین نمونۂ عمل ہے"[17]

اسی لیے والدین کو چاہئے کی اولاد کی تربیت گھر میں کریں اور پہلے خود کو اسلامی تعلیمات کے مطابق ڈھالیں اور عبادات کی پابندی میں سختی برتنے کے بجائے ان کے مفہوم کو سمجھایا جائے۔

5. ریاستی وادارہ جاتی سطح پر اقدامات

ریاست نوجوان نسل میں الحاد کے بڑھتے ہوئے رجحان کا سنجیدگی سے نوٹس لے اور تربیتی ادارے اور ریسرچ سینٹرز قائم کرے۔ اسی طرح اس مسئلے کو بڑھنے سے روکنے کے لئے فکری و نظریاتی موضوعات پر تحقیقی کام کو فروغ دیا جائے اس موضوع پر بین الاقوامی اسلامی اسکالرز کے تحقیقی کام کا اردو ترجمہ کروایا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایسے نام نہاد داشوروں پر پابندی لگائی جائے جو اسلام کی تعلیمات کی غلط تشریح کر کے نوجوان نسل کو گمراہ کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ مذید یہ کی تعلیمی اور مدارس کے نساب میں موثر تبدیلیاں کی جائیں۔

7. خلاصہ بحث

یہ تحقیقی مطالعہ اس بات کو واضح کرتا ہے کہ پاکستان کی نوجوان نسل کا الحاد کی طرف مائل ہونا کوئی وقتی رجحان نہیں بلکہ ایک گہری فکر اور تبدیلے کا نتیجہ ہے۔ الحاد دورِ جدید کا ایک اہم مسئلہ ہے جو دین کے غیر موثر نمائندگی اور ذہنوں میں اٹھنے والے سوالات کے تسلی بخش جواب نا ملنے، سوشل میڈیا کے اثرات، کہیں نہ کہیں فکری فیشن، تعلیم و تربیت کے فقدان، اہل علم کے قول عمل میں تزاد نفسانی خواہشات کی پیروی، معاشرتی اور نفسیاتی عوامل، مغربی تہذیب سے مرعوبیت اور کی وجہ سے پاکستانی نوجوان نسل میں بڑھتا جا رہا ہے۔ یہ علمائے کرام، والدین، اور ریاست کو اجتماعی ذمہ داری ہے کہ جوان نسل کو الحاد کے ان اسباب اور پھر ان کے اثرات کے نقصانات سے آگاہ کرے۔ اسی طرح حکومت کی بھی ذمہ داری ہے کہ مسلم معاشرے کو درپیش ان الحادی چیلنجز کو روکنے میں اپنا کردار ادا کریں۔ ایک ایسا ماحول فراہم کریں جو نوجوان ذہنوں کو مطمئن کر سکے۔ کیوں کے یہ مسئلہ

[17] ۔القرآن، الاحزاب, 21

OPEN ACCESS

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4 (October-December 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: October 9, 2025

محض "کفر "یا"گستاخی "کا نام دے کر بگاڑا تو جا سکتا ہے سدھارا نہیں جا سکتا۔ کیونکہ الحاد کوئی جذباتی نعرہ یا وقتی فیشن نہیں بلکہ ایک سنجیدہ فکری و نظریاتی چیلنج ہے،

8. سفارشات

الف۔ ملحدین کے دلائل کا موثر اور تسلی بخش رد لکھا جائے۔

ب۔ الحادی نظریے کے پھیلاؤ سے اسلامی تہذیب پر کیا اثرات مرتب ہو رہے ہیں؟ ان موضوعات پر کام کرنے کی نہائت ضرورت ہے۔

ج۔ قرآن میں ملحدین کے سوالات کے جوابات موجود ہیں جن پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ جمعہ کے خطبے میں اس موضوع کی تفصیل کو بیان کیا جائے۔

د۔ علمائے کرام کی ذمہ داری ہے کے ایک ایسی علمی نشست کا اہتمام کیا جائے جس میں نوجوانوں کے سوالات کے موثر و مدلل جوابات دیے جائیں۔

کتابیات

1. القران، سورۃ جاثیہ 24،
2. القران، الاحزاب ,21
3. القرآن، حٰم سجدہ 40،
4. القران، الجاثیہ 23،
5. الاتقان فی علوم القرآن، جلال الدین سیوطی، مکتبۃ العلوم، 2010، بیروت، ص324،
6. ابن منظور، لسان العرب، 234/1 ، دار العلم برای عموم، 2003 ،بیروت
7. Bejini, Julian. Atheism , A Very Short Introduction. Oxford University Press, 2007.
8. محمد احمد ، تعارف تہذیب مغرب اور فلسفہ جدید، ، العارفی پبلشرز، فصل آباد، 2014، ص 293
9. محمد دین جوہر، الحاد، دارالعارف ریسرچ انسٹیٹوٹ، لاہور، 2017ص 38
10. محمد شارق، الحاد اور جدید ذہن کے سوالات، ص 87،۔ کتاب محل، لاہور 2017،
11. لارڈ میکالے کا نظام تعلیم اور اسکے اثرات و نتائج، ماہنامہ دارالعلوم، شمارہ ج، 5ص 100 رجب 1437 ہجری مطابق مئی 2016 ء
12. میرزا حسین نوری، مستدرک الوسائل، مؤسسۃ آل البیت، 1987ء، بیروت، ج، 2ص 625
13. ایضاً، ص478
14. جلال الدین عمری، انکارِ خدا کے نتائج ، ص، 5حقیقات اسلامی، علی گڑھ ۔1984ء
15. Atheists in Muslim World Growing Silent Minority," The Washington Times, 2017

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 4 (October-December 2025)

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
October 9, 2025

16. زین العابدین، محمد منیر اصغر، پاکستانی معاشرہ میں الحاد کے اسباب واثرات: فلسفہ قرآن کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ، مشمولہ الازھار، دسمبر، 2021، شعبہ علوم اسلامیہ، پاکستان

17. https://www.mukaalma.com/143167/ link retrieved on (3/5/2025)

18. محمد شہباز منج، نسل نو میں بڑھتے ہوئے الحاد کے اسباب واثرات : نقد و تجزیہ مشمولہ، دی اسکالر، جون، 2021، ریسرچ گیٹ وے، پبلشرز، پاکستان

19. محمد صغیر، نوجوان نسل میں الحاد کے اسباب اور اس کا سد باب ایک تحقیقی جائزہ ، مشمولہ، القدوۃ، دسمبر، 2024، راہ فلاح ریسرچ سینٹر، لاہور

20. https://faithnreason.com/?p=2754 link retrieved on (1/5/2025)

21. مبشر نزیر، الحاد جدید کے مغربی اور مسلم معاشروں پر اثرات، مشمولہ، دارالتحقیق برائے علم ودانش، جامعہ کراچی، مئی 2018 ،

22. محمد سلیم، اسلام الحاد اور سائنس، الفرقان پبلشرز، لاہور

23. غلام جیلانی برقی، الحاد مغرب اور ہم، الفیصل ناشران، لاہور 2014،

24. محمد رضا، جدید الحاد، اسباب اور سد باب، کتب خانی قادریہ، اعظم گڑھ 2023،

25. محمد اسمعیل شیخ، محمد تنویر احمد ، محمد شاہد ، محمد رضاء اللہ ، دور حاظر کا فکری الحاد، رضا دار المطالعہ، دار العلوم غوثیہ، ضیاء القرآن، ممبئی 2021،

26. سید شبیر، میکالے اور برصغیر کا نظام تعلیم، آئینہ ادب، لاہور، ١٩٨٦، ص 45

OPEN ACCESS

CC BY